بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اعلامیہ

جاری کردہ "مجلس عاملہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان"

منعقدہ ۲۹ رربیع الاول و یکم رربیع الثانی ۱۴۲۸ھ مطابق ۱۸، ۱۹ راپریل ۲۰۰۷ء

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلسِ عاملہ کا دو روزہ اجلاس منعقدہ ملتان بتاریخ ۱۸، ۱۹ راپریل ۲۰۰۷ء زیرِ صدارت شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان دامت برکاتہم مُلک کی عمومی دینی و معاشرتی صورت حال پر گہری تشویش و اضطراب کا اظہار کرتے ہوئے چند اہم اُمور کی طرف قومی و دینی حلقوں کو توجہ دلانا اپنی ذمہ داری تصور کرتا ہے:

- اسلامی جمہوریہ پاکستان کا قیام مسلم اُمہ کے جُداگانہ تشخص کی بنیاد پر اس مقصد کے لئے عمل میں لایا گیا تھا کہ قرآن و سُنّت کے اُصول و ضوابط اور احکام و قوانین کے ساتھ ایک مثالی اسلامی ریاست اور معاشرہ کی تشکیل کی طرف پیش رفت کی جائے گی اور گزشتہ ساٹھ برس کے دوران اس سلسلہ میں قراردادِ مقاصد اور ۱۹۷۳ء کے دستور کی اسلامی دفعات کے ذریعہ دستوری ضمانت اور یقین دہانی کا بھی متعدد بار اہتمام کیا گیا، لیکن عملی طور پر پاکستانی قوم نہ صرف یہ کہ اب تک زیرو پوائنٹ پر کھڑی ہے بلکہ حکمران طبقات اور ریاستی ادارے مُلک میں اسلامی اقدار و روایات کو کمزور کرنے اور دینی اثرات و نشانات کو مٹانے کی مذموم مہم میں مسلسل مصروف نظر آ رہے ہیں۔
- روشن خیالی کے عنوان سے اسلامی احکام اور دینی اقدار کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ میڈیا کے تمام ذرائع کو فحاشی، بے حیائی اور عریانی کے فروغ کے لئے بے دریغ استعمال کیا جا رہا ہے۔ غیر مُلکی سرمایہ کے بل بوتے پر کام کرنے والی ہزاروں سیکولر این جی اوز کو معاشرہ میں فکری انتشار اور اخلاقی بے راہ روی پھیلانے کی کھلی چھٹی دے دی گئی ہے۔ عوام میں دینی حلقوں اور اسلام کی اصل نمائندہ قوتوں کا اعتماد مجروح کرنے کے لئے ان کی کردار کشی کی جا رہی ہے۔ فحاشی اور بے حیائی کے مراکز کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے۔ حدود آرڈیننس میں من مانی ترامیم کر کے شرعی احکام میں تبدیلی کا دروازہ کھول دیا گیا ہے، تحفظ ختم نبوت، تحفظ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور شراب پر پابندی جیسے اہم شرعی قوانین میں تبدیلی کی راہ ہموار کی جا رہی ہے اور اس قسم کے بہت سے دیگر اقدامات کے ذریعہ پاکستان کو سیکولر مُلک بنانے کے ایجنڈے پر تیزی کے ساتھ کام آگے بڑھایا جا رہا ہے۔
- مُلک کے تعلیمی نظام کا قبلہ تبدیل کیا جا رہا ہے، عالمی سیکولر قوتوں کے ایماء پر ریاستی تعلیمی نظام و نصاب کو دینی مواد و اثرات سے محروم کرنے کے لئے مسلسل اقدامات کئے جا رہے ہیں، تعلیمی اداروں کو اسلامی ماحول اور تربیت مہیا کرنے کی بجائے مغرب کی بے حیاء ثقافت کے فروغ کے مراکز میں تبدیل کیا جا رہا ہے، دینی مدارس کے آزادانہ اور پرائیویٹ تعلیمی نظام کو کردار کشی، دباؤ اور مداخلت کی بے جا کوششوں کے ذریعہ ان کے آزادانہ کردار سے محروم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور عالمی سطح پر پاکستان کو اسلام اور مسلمانوں کے نمائندہ کے طور پر پیش کرنے کی بجائے اسلام دشمن عالمی قوتوں کے آلہ کار کی حیثیت سے متعارف کرایا جا رہا ہے۔
- حکومت اور سرکاری اداروں کے اس نوعیت کے کردار اور اقدامات کے باعث مُلک میں شدید ردعمل کی ایسی صورتیں سامنے آنا شروع ہوگئی ہیں جو اگرچہ تمام محبِ وطن حلقوں کے لئے تشویش و اضطراب کا باعث ہیں لیکن یہ بات شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ یہ اسلام اور اسلامی احکام و قوانین کے حوالہ سے حکومتی طبقات اور ریاستی اداروں کے ساٹھ سالہ مسلسل منفی رویہ کا لازمی ردعمل ہے کہ عوام کے ایک حصے نے مُلک کے اسلامی تشخص کے تحفظ اور دستور کے مطابق ایک اسلامی معاشرہ کی تشکیل کے سلسلہ میں حکومت اور حکومتی اداروں سے مکمل طور پر مایوس ہو کر مبینہ طور پر تشدد کا راستہ اختیار کر لیا ہے اور وفاقی دارالحکومت اور قبائلی علاقوں سمیت متعدد مقامات پر قانون کو ہاتھ میں لینے کے واقعات رونما ہو رہے ہیں۔
- وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلسِ عاملہ مُلک میں اسلامی احکام و قوانین کی عملداری، اسلامی اقدار و روایات کے فروغ اور منکرات و فواحش کے سدِ باب کے لئے پُر امن اور دستوری جدوجہد پر یقین رکھتی ہے اور جدوجہد کے کسی ایسے طریقہ کو درست تصور نہیں کرتی جس میں حکومت کے ساتھ براہِ راست تصادم، عوام پر زبردستی یا قانون کو ہاتھ میں لینے کی کوئی شکل پائی جاتی ہو لیکن اس کے ساتھ اس حقیقت کا اظہار بھی ضروری سمجھتی ہے کہ ایسی تمام صورتیں دراصل ردعمل ہیں اُس مسلسل حکومتی طرزِ عمل کا جس کے نتیجے میں بعض حلقے